یقین کا سفر
از قلم اقصیٰ حنان
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

یقین کا سفر

از قلم

اقصیٰ خان

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 2

کھانا۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کھانے کی پلیٹ سامنے
کی

میں نے نہیں کھانا۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔مجھے اکیلے کھانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔زوش نے گھبراتے
ہوئے اٹک اٹک کر سر جھکائے جواب دیا

زاویار کھانا وہیں رکھے کمرے سے نکل گیا اور تھوڑی دیر بعد اپنی پلیٹ لیئے کمرے
میں داخل ہوا اور وہیں بیڈ پر بیٹھ گیا

اب تو کھا سکتی ہو نہ۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے مسکراتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھا

www.novelsclubb.com

زوش مسکراتے ہوئے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔۔زاویار کی نظریں بھٹک بھٹک کر اُس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں

اتنے حجابوں پر تو یہ عالم ہے حُسن کا
کیا حال ہو جو دیکھ لیں پردہ اُٹھا کے ہم

مجھے بابا سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔کھانا ختم کرنے کے بعد اسنے زاویار کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔زاویار موبائل زوش کو دیئے کمرے سے باہر نکل گیا

www.novelsclubb.com

وہ اپنی فیملی سے بات کرنے کے بعد اب کافی مطمئن تھی اور کمرے سے باہر نکلی ۔۔۔۔۔۔۔۔باہر آئی وہ دونوں بیٹھے لڈّو کھیل رہے تھے وہ وہیں اُن کو دیکھتے ہوئے کھڑی ہو گئ

کیا ہوا گڑیا کچھ چاہیئے۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ کے پوچھنے کے بعد زوش نے نفی میں سر ہلا یا

پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ۔۔میں۔۔۔لڈو۔۔کھیل۔۔۔سکتی۔۔۔ہوں کیا۔۔۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں آجاؤ۔۔۔۔۔مصطفیٰ کے مسکرا کر کہنے کے بعد وہ خوشی سے آ بیٹھی

******

آپ چیٹنگ کر رہے ہیں آپ کا چار دو آیا ہے آپ چھ دو کیوں لگا رہے ہیں ۔۔۔۔۔وہ اچانک سے بولی

یار میں نے چیٹنگ نھیں کی۔۔۔۔۔زاویار نے صاف انکار کر دیا

آپ نے کی ہے میں نے خود دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔

اچھا یار چلو تمھاری سن لیتے ہیں چار دو لگا دیتے ہیں۔۔۔۔زاویار احسان کرنے کے انداز بولا

اچھا میں نے چائے پینی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے گیم کھیلتے ہوئے زاویار کو دیکھتے ہوئے کہا

تو جا کے بنا لے مجھے بھی پینی ہے۔۔۔۔۔۔

نو! ایسا کچھ نھیں ہونے والا میں چائے نھیں بناؤ گا۔۔۔۔۔۔۔اپنی طرف مسکراتے ہوئے مصطفیٰ کو دیکھے زاویار نے پہلے ہی انکار کر دیا

یار یار پلیز زاویار پوری دنیا میں ایک چائے ہی تو ہے جو تجھے اچھے سے بنانے آتی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے منّت کرتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے میں بنا کر لاتا ہوا ایسے رویا نھیں کر۔۔۔۔زاویار ہار مانتے ہوئے کچن کی طرف چلا گیا

****

یہ لو گرما گرم چائے۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ چائے لیئے حاضر ہوا

شکریہ۔۔۔ تیرے ہاتھ کی چائے کبھی کبھی نصیب ہوتی ہے۔۔۔۔

چائے تو واقعی آپ اچھی بنا لیتے ہیں۔۔۔۔سپ لینے کے بعد زوش نے دل سے تعریف کی

شکریہ۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ ہنسا جس سے اُس کے چہرے کے گڑھے نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔

اچھا ہار میں جا رہا ہوں سونے کے لیئے بہت نیند آئی ہے۔۔۔ مصطفیٰ کہتے ہوئے کمرے کی طرف روانہ ہو گیا

www.novelsclubb.com

تم بھی سو جاؤ گے کیا۔۔۔۔

نھیں ہم دونوں لڈّو کھیلتے ہیں۔۔۔زاویار کے کہنے پر وہ خوش ہوئی زاویار نے اُسے دیکھا۔۔ کتنی معصوم ہے وہ۔۔۔۔۔

وہ پوری رات زوش کے ساتھ باتیں کرتے اُسے ہنساتا رہا وجہ صرف اُس کے دل سے خوف اور ٹینشن نکالنی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گیا اور پوری رات ایسے ہی باتوں میں گیم کھیلنے اور ہنسنے میں گزر گئی

****

احمد صاحب کب سے بے چین ہوئے بیٹھے تھے

بابا زوی آ رہی ہے تھوڑی دیر میں اُس نے کہا تو ہے۔۔۔۔

ہاں لیکن میرا دل بھی گھبرا رہا ہے۔۔۔۔احمد صاحب نے پریشانی سے کہا

www.novelsclubb.com

آجائے گی آپ گھبرائیں نہیں۔۔۔۔۔ماہنور نے تسلی دیتے ہوئے کہااور احمد

صاحب سر اسبات میں ہلاتے خاموش ہو گئے

******

ہم یہاں کیوں آئے ہیں اور یہ کس کا گھر ہے۔۔۔۔۔گاڑی کو سلطان مینشن کے

باہر رکتا دیکھ زوش نے گھبراتے ہوئے پوچھا

ریلیکس یہ میرا گھر ہے ہم یہاں بس ماما بابا کے لئے آئے ہیں اوہ بھی چلیں گے

ہمارے ساتھ تمھارے گھر اکیلے جانا مناسب نھیں لگ رہا۔۔۔۔۔۔زاویار نے اپنی

بات پوری کی اور زوش بات کو سمجھتے ہوئے سر کو خم کر گئی

****

بابا۔۔۔۔۔زوش بھاگ کر اپنے باپ کے گلے لگی تھی

بیٹا تم ٹھیک ہو نا کچھ کچھ ہوا تو نھیں نہ تمھیں۔۔۔۔۔۔حاجرہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا

نھیں امی میں ٹھیک ہوں۔۔۔زوش نے مسکراتے ہوئے تسلی دی

ہاں اسے کیا ہونا ہے دیکھنے میں تو کہیں سے نھیں لگ رہا کہ اغوا ہوئی تھی ۔۔۔۔۔۔۔پورے معاملے میں پہلی بار تائی امّی بولیں تھیں

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں بھابھی۔۔۔احمد صاحب کو اُن کی بات پسند نہ آئی

سچ ہی کہا ہے میں نے آپ کی بیٹی پوری رات باہر گزار کے آئی ہے۔۔۔۔بات میں چھپے تنز کو سب سمجھ چکے تھے

آپ کیا کہنا چاہتی ہیں ہاں۔۔۔۔۔حاجرہ بیگم غصّے سے گویا ہوئیں

غصہ کرنے سے حقیقت بدل نھیں جائے گی حاجرہ تمھاری بیٹی رات باہر گزار کر آئی ہے۔۔۔۔۔تائی امّی نے اونچی آواز میں کہتے ہوئے بات کو کاٹا

www.novelsclubb.com

آپ بھی جانتی ہیں کہ اِن سب میں میری بیٹی کا کوئی قصور نہیں۔۔۔۔۔احمد صاحب نے غصّے سے کہا

قصور جس کا بھی ہو احمد سچ نہیں بدل سکتا اور سچ تو یہی ہے کہ تمھاری بیٹی رات باہر گزار کر آئی ہے اور کیسے مان لو کہ اِسے اغوا کیا گیا تھا ہو سکتا ہے اِس نے خود ہی کسی کو پیچھے لگایا ہو اور اب یہ ڈرامہ کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔الفاظ تھے کہ خنجر زوِش کو اپنا دل پھٹتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔۔۔

آ۔۔آپ میرے کردار پر شک کر رہی ہیں۔۔۔۔زوِش نے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا

کردار کی بات نہ کرو یونیورسٹی کے باہر سے اچانک غائب ہوئی تھی تم اور۔۔۔۔۔

آنٹی پلیز اُس کی کوئی غلطی نہیں ہے اور اُس کا کردار بالکل پاک اور شفاف ہے جیسے اغوا ہونے سے پہلے تھا۔۔۔۔۔زاویار بنا کسی کا لحاظ کیئے بات کاٹتے ہوئے بولا

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اے لڑکے تم چُپ کرو۔۔۔۔ تم سب اِس کے آنسوؤں سے پگھل سکتے ہو میں نھیں خوب واقف ہوں میں اِس جیسی لڑکیوں سے میں اِس جیسی لڑکی شادی ہر گز اپنے بیٹے سے نھیں کرواوں گی۔۔۔۔۔۔

اِس بات ہر جہاں سب کو جھٹکا لگا وہیں زاویار کو یہ معلوم ہوا کے جس لڑکی کو وہ اپنی زندگی میں لانا چاہتا ہے وہ پہلے سے کسی اور کی منگیتر ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں یہ تو بھائی صاحب کی خواہش تھی کہ زوش اُن کے صائم کی بیوی بنے اور یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ زوش اور صائم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو آپ میری بیٹی کو اُس غلطی کی سزا کیسے دے سکتی ہیں جو غلطی اُس نے کی ہی نھیں۔۔۔۔۔۔اپنی بیٹی کی غیر ہوتی حالت کو دیکھتے ہوئے احمد صاحب بے بسی سے بولے

میرے مرحوم شوہر کی خواہش تھی لیکن اب میں کبھی نھیں چاہوں گی کہ میرے بیٹے کو ایک ایسی لڑکی ملے جو رات باہر گزار کر آئی ہو اور مجھے اُمید ہے صائم بھی

ایک ایسی لڑکی سے شادی نھیں کرنا چاہے گا۔۔۔۔۔۔۔دوٹوک لہجے میں کہتی وہ صائم کی طرف دیکھنے لگیں۔۔۔۔

زوِش بے یقینی سے کھڑے صائم کو دیکھنے لگی اور پھر اُس کے جُھکے سر کو۔۔۔۔

صائم۔۔۔تم تم جانتے ہو نہ تمھاری زوی ایسی نھیں ہے میرا۔۔میرا کردار ایسا نھیں ہے۔۔۔تم تو مجھے بچپن سے جانتے ہو نہ۔۔۔۔کچھ بول کیوں نہیں رہے تم بولو نہ بتاؤ اِن کو کہ تمھاری زوی کبھی کچھ غلط نھیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔وہ صائم کا ہاتھ پکڑے روتے ہوئے اپنے حق میں گواہی مانگ رہی تھی

زوی۔۔۔۔۔۔صائم اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے پیچھے کو ہوا جب کہ زوش بے یقینی سے ان آنکھوں کو دیکھ رہی تھی جہاں کبھی اُس کے لئیے محبت ہوتی تھی

تم تم ایسا کیسے کر سکتے ہو تم۔۔تم تو مجھ سے محبت کرتے تھے نہ تم تو مجھ سے محبت کے دعوے کرتے تھے شادی ہونے والی تھی ہماری کہاں گیا تمھارا بھروسہ اور

محبت بس اتنا ہی تھا کیا۔۔۔۔وہ صائم کا کالر پکڑے روتے ہوئے اپنے سوالوں کے جواب مانگنے لگی

چھوڑو اُس کو اور اسی سے جا کے شادی کرو جس کے ساتھ رات باہر گزار کر آئی ہو ۔۔۔۔۔۔تائی اّمی نے اپنے بیٹے کا کالر چھڑوایا

بابا اسے بولیں نہ کہ میں ایسی نہیں ہوں میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا بتائیں نہ اِسے کہ میں اِس سے محبت کرتی یوں آپ تو مجھے سب لا کر دیتے ہیں نہ میری ہر خواہش پوری کرتے ہیں اِسے بتائیں نہ کہ میرا کردار صاف ہے۔۔۔۔وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے بولے جا رہی تھی

فاطمہ تم۔۔تم بتاؤ اِسے کہ میں میں اِس سے بہت محبت کرتی ہوں تم تھی نہ وہاں جب میں اغوا ہوئی تھی بولو نہ تم تو میری بیسٹ فرینڈ ہو نہ بتاؤ اِسے کہ میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔۔فاطمہ روتے ہوئے اُس کو گلے لگا گئی اُسے سمجھ نہ آیا کہ وہ زوش کو کس طرح تسلی دے۔۔۔

بھائی صاحب رات باہر گزار کر آئی ہے صائم تو کیا کوئی بھی اِس سے شادی نھیں کرے گا۔۔۔۔۔۔تائی اّمی نے دوبارہ سے ناگواری سے کہا

کیوں نھیں کرے گا کوئی میری زوی سے شادی کیا غلط کیا ہے اس نے ۔۔۔۔۔پھوپھو غصّے سے چلاتے ہوئے بولیں

پوچھو اِس سے کیا یہ کرے گا اِس سے شادی جو اِس کو اُٹھا کے لے کر گیا تھا کیا یہ اِس کو قبول کرے گا جس کے ساتھ یہ رات باہر گزار کر آئی ہے۔۔۔۔۔زاویار کی طرف اشارے کرتے ہوئے ایک ناگوار نظر وہ زوِش پر ڈالے ہوئے صائم کو لئیے وہاں سے چلی گئیں

www.novelsclubb.com

احمد صاحب اپنی بیٹی کی حالت دیکھتے ہوئے بے بسی سے پیچھے پڑے صوفے پر بیٹھ گئے

میں کروں گا زوِش سے نکاح۔۔۔۔۔۔۔زاویار نے روتی ہوئی زوِش کو دیکھتے ہوئے بولا

مہتاب سلطان اور ریحانہ بیگم نے ایک نظر اپنے بیٹے کے چہرے کو دیکھا جہاں بالکل سنجیدگی تھی

تم۔۔ تم ہوتے کون ہو میں۔۔۔ میں تم سے شادی نہیں کروں گی میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں اور یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے نہ تمھارے دوست مجھے اغوا کرتے نہ یہ سب ہوتا۔۔۔۔ وہ نفرت بھری اونچی آواز میں چلائی

کیا تم شادی کرو گے میری بیٹی سے۔۔۔۔۔ احمد صاحب نے نا جانے کیا سوچتے ہوئے زاویار سے یہ سوال کیا

زاویار بنا کچھ بولے زوش کو دیکھے سر اسبات میں ہلا گیا زوش نے ایک نظر اپنے باپ کی آنکھوں کو دیکھا جو اُسے بہت امید اور مان سے دیکھے اپنے آنسوؤں کو روکے کھڑے تھے۔۔۔۔۔ وہ بنا کچھ بولے سر جھکائے زمین پر گھٹنوں کے بل کسی ہارے ہوئے مسافر کے طرح گری جس کا سب کچھ اُس کے اپنے نے لوٹا ہو

کل ظہر کی اذان کے بعد نکاح ہو گا اور رخصتی ہم پورے رسم رواج کے ساتھ دس دن بعد کریں گے۔۔۔ مہتاب صاحب نارمل لہجے میں گویا ہوئے

بھائی صاحب ہمارے گھر کی پہلی شادی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ شادی میں ساری رسمیں ادا ہو اور آپ کی بیٹی کو ہم اپنی بیٹی کی طرح رکھیں گیں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہو گی آپ کی بیٹی کو۔۔۔۔۔ ریحانہ بیگم نے انھیں مطمئن کرنا چاہا۔۔۔۔

****

سفید شلوار قمیض کے اوپر شال پہنے وہ بازو سلیقے سے فولڈ کئے بالو کو سجائے سٹیج پر پھولوں سے سجی لڑیوں کے اِس پار صوفے پر بیٹھا تھا نیلی آنکھوں میں انتظار واضح تھا

تھوڑا صبر کر لے دولہے میاں آتی ہوں گی تیری شریک حیات۔۔۔۔ مصطفی کندھا مارتے تنگ کرتے ہوئے بولا

*****

آؤچ! تم دیکھ کر نہیں چل سکتے۔۔۔۔ماہنور اپنا سر مسلتی ہوئی گویا ہوئی

تم۔۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تو مجھے پوچھنا چاہیئے کہ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور تمھیں کس نے آنے دیا

۔۔۔۔۔۔بُراق بھی اُسی کے انداز میں گویا ہوا

اوہیلو کیا مطلب کس نے آنے دیا دلہن کی بہن ہوں میں اور تم کون ہو۔۔۔۔۔وہ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی

خوش قسمتی سے میں بھی دولہے کا بھائی ہوں۔۔۔۔بُراق ہنسی دبائے کہتے ہوئے ماہنور کی طرف جھکا

اپنے کام سے کام رکھنا۔۔چھچھورا۔۔۔۔۔وہ غصے سے کہتی وہاں سے چلی گئ

چھچھورا۔۔۔۔وہ اُسی کے انداز میں کہتا مسکراتے ہوئے اسٹیج کی طرف چل دیا

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

وہ وائٹ اور گولڈن شرٹ کے ساتھ ہم رنگ گرارہ اوپر کام والا ڈوپٹے کے اوپر گھونگٹ کیئے پھولوں کی سیج کے اِس پار صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی

زِوش شاہ ولد احمد شاہ آپ کا نکاح زاویار سلطان ولد مہتاب سلطان کے ساتھ بعوظ تین لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔

زِوش شاہ ولد احمد شاہ آپ کا نکاح زاویار سلطان ولد مہتاب سلطان کے ساتھ بعوظ تین لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔جواب نہ ملنے پر مولوی صاحب نے دوبارہ اپنے لفظ دھرائے

ق۔۔قبول ہے۔۔۔۔۔ہوش کی دنیا میں آتے وہ بمشکل بول پائی

قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔اور آخری بار کہنے پر آنسو رخسار پر بہنے لگے اور نا چاہتے ہوئے بھی وہ ایک اَن چاہے شخص کو اپنی زندگی میں شامل کر چکی تھی۔۔۔

نکاح نامے پر اپنے نام کے ساتھ ایک اَن چاہے نام کو دیکھ کر سائن کرتے ہوئے زوشِ کے ہاتھ کانپنے لگے...

اور پھولوں کی سیج کے اِس پار بیٹھا زاویار کی آنکھوں سے یہ منظر چُھپا نہ تھا

****

زاویار سلطان ولد مہتاب سلطان آپ کا نکاح زوِش شاہ ولد احمد شاہ کے ساتھ بعوظ تین لاکھ روپے سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے

قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔

قبول ہے۔۔۔۔۔۔(میں تمھیں اتنی محبت اور خوشیاں دوں گا کہ تم اپنی تمام اذیتیں بھول جاؤ گی)

سائن کرنے کے بعد وہ پھولوں کی سیج ہٹاتا اُس پار گیا اور اپنی منکوحہ کے چہرے سے ڈوپٹا ہٹایا

نکاح مبارک۔۔۔۔کہتے ہوئے وہ اُس کے ماتھے پر بُوسہ دینے لگا۔۔۔۔۔۔زوِش بنا حرکت کئے خاموشی سے بیٹھی رہی۔۔۔۔

جب پسندیدہ شخص ہی نہ ملے پھر کوئی بھی مل جائے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔

****

وہ واش روم میں اپنے ھاتھ رگڑے دھو رہی تھی آنسو تھے کہ سنبھل نہیں رہے تھے۔۔۔۔

زوِش کیا ہو گیا ہے پاگل تو نھیں ہو گئی۔۔۔۔۔۔ حور اُسے لیتی ہوئی کمرے میں آئی

۔۔۔

حور میں کیا کرو جس انسان کو میں نے شروع سے اپنا سمجھا تھا اس نے اِس مشکل وقت میں میرا ساتھ چھوڑ دیا اُس نے مجھ پر بھروسہ تک نہیں کیا اور دیکھو آج میرے ہاتھوں پر ایک اَن چاہے شخص کا نام ہے۔۔۔۔۔ ہچکییوں سے روتی وہ اپنے ہاتھ دکھانے لگی

زوی جو ہمارے اپنے ہوتے ہیں ہیں وہ ہمیں کبھی اکیلے نہیں چھوڑتے اور جو چھوڑ جائیں وہ کبھی ہمارے اپنے نھیں ہوتے۔۔۔۔ بُرا وقت ایک نعمت ہوتا ہے یہ ہمیں ہمارے اپنوں میں چُھپے غیروں کا چہرہ دکھا دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ حور اُسے گلے سے لگائے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

حور میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا ہے میری تو زندگی بدل گئی ایسا تو میں نے کبھی نھیں سوچا تھا۔۔۔۔۔

زوی اللہ ہمیشہ اُسے ہی آزماتا ہے جو اِس آزمائش کے قابل ہو اور پھر سُر خُرو ہونے پر انعام بھی دیتا ہے اگر اللہ نے زاویار کو تمھاری زندگی میں شامل کیا ہے تو وہ تمھارے حق میں بہتر ہوگا اور بے شک! اللہ کے فیصلے بہترین ہوتے ہیں اگر وہ بہتر لیتا ہے تو بہترین دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حور اُسے پیار سے سمجھا رہی تھی اور کافی حد تک وہ نارمل ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔

****

آج نکاح کو ہوئے پانچ دن گزر چکے تھے۔۔۔وہ مرجھایا چہرہ لیئے حال میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

زوی وہ ریحانہ بیگم کی کال آئی تھی تم تیار ہو جاؤ پھر شادی کا لہنگا اور باقی جیولری لینے جانا ہے وہ تھوڑی دیر میں آتی ہونگیں۔۔۔حاجرہ بیگم نے کچن سے باہر آتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ اپنے کمرے میں تیار ہونے گئ

حاجرہ بیگم نے اپنی بیٹی کو دیکھا جو شرارت کر کے ہورا گھر سر پر اُٹھا لیتی تھی اَب ہنستی بھی نھیں اُس ایک رات نے اُسے کتنا بدل لیا تھا۔۔۔وہ بے بسی سے سوچتی دوبارہ اپنی کام میں مصروف ہو گئیں۔۔۔۔۔

****

وہ بیک سیٹ پر بیٹھی تھی زاویار کی نظریں بار بار اُسی کی طرف پلٹ رہی تھیں ۔۔۔۔۔۔وہیں آنکھیں جن کا اسیر وہ پہلی نظر میں ہُوا تھا

امی آپ جائیں اندر میں گاڑی پارک کر کے آتا ہوں۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم اور زوِش کو بوتیک کے سامنے اتارتا وہ پارکنگ ایریا کی طرف گیا

اسلام علیکم میم،کافی ٹائم بعد آئی ہیں آپ۔۔۔۔۔۔بوتیک اونر نہایت ادب سے گویا ہوئی

ریحانہ بیگم اپنی اور عائشے کی ساری شاپنگ اسی بوتیک سے کرتی ہیں جس کی وجہ سے اُن کے اچھے تعلقات ہیں۔۔۔۔

انٹی میں واش روم سے آتی ہوں۔۔۔زوی کہتی ہوئی واش روم کی سائڈ گئی

******

لائبہ یار کتنا میک اَپ کرو گی اُسے ڈرانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈرے تو تب نہ جب نظریں اُٹھا کے دیکھ لے پچھلے دو سالوں سے میں اُسے پسند کرتی ہوں لیکن وہ زاویار سلطان ہے مجال ہے ایک بار بھی وہ دیکھ لے یا کوئی بات کر لے اُسے تو معلوم بھی نہیں کہ میں اُسے اس قدر پسند کرتی ہوں۔۔۔۔۔وہ افسردگی کے ساتھ اپنے ساتھ کھڑی لڑکی کو کہہ رہی تھی اِس بات سے انجان کے کوئی اور بھی اُنکی باتیں سن رہا ہے

www.novelsclubb.com

زِوش واش روم سے باہر نکلنے کے بعد ہاتھ دھونے لگی اور دھوتے ہوئے نظریں لائبہ پر گئیں جس نے گرے وائٹ پینٹ کورٹ کے اوپر ہائی پونی کی ہوئی تھی ایک بھرپور نگاہ اُس پر ڈالے وہ باہر آگئی

****

ہیلو میم کیسی ہیں آپ۔۔۔لائبہ خوشی سے ریحانہ بیگم سے ملی اور اب اُس کی نظریں کہیں اور تھیں زِوش نے اُس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں زاویار کھڑا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

سر آپ کو برائڈل لہنگا کس کے لیے چاہیئے۔۔۔۔۔اُسنے بھرپور مسکراہٹ اور خوش دلی سے پوچھا۔۔۔

میری وائف کے لئیے۔۔۔۔۔۔۔۔لائبہ کے پوچھنے پر زاویار نے زِوش کی طرف اشارہ کیا اور یہ سننے اور زِوش کو دیکھنے کے بعد لائبہ کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی

زوِش بنا کچھ بولے لائبہ کے چہرے کے تاثُرات دیکھنے لگی

کسی کو مل گئی منزل گھر سے نکلتے ہی

کوئی ہماری طرح عمر بھر سفر میں رہا

کسی کو طلب مار گئی ہماری

کوئی ہمیں پا کر بھی خوش نہ رہا

****

امی وہاں کیوں کھڑی ہیں اندر آئیں۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم کو دروازے پر کھڑے دیکھ زاویار بولا

ریحانہ بیگم بیڈ پر آ بیٹھیں زاویار اُن کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا

خوش تو رکھو گے نہ اُسے۔۔۔۔۔۔۔

بہت زیادہ۔۔۔۔۔ ریحانہ بیگم کے پوچھنے پر زاویار نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

۔۔۔۔

بیٹا مجھے اتنا تو نھیں پتا اُس کے بارے میں لیکن جتنا میں نے جانا ہے وہ بہت معصوم ہے اُس کے ساتھ جو ہوا اُس میں اُس کی علطی نھیں ہے اور اُسے اِن سب سے نکلنے میں ابھی وقت لگے گا وہ تمھیں اتنے جلدی قبول نہیں کرے گی اُس کے قریبی لوگوں نے اُس کا بھروسہ توڑا ہے تم پلیز اُسے وقت دینا اور خوش رکھنا۔۔۔۔۔۔

امی آپ ٹینشن نہ لیں میں اُسے اتنی خوشیاں دوں گا کہ وہ سارے غم بھول جائے گی اور میں اُسے اپنا بھروسہ دوں گا۔۔۔۔۔۔ ریحانہ بیگم نے خوشی سے اپنے بیٹے کو بوسہ دیا اور چلی گئیں

****

پیلے سوٹ کے ساتھ ڈارک گرین ڈوپٹے کے ساتھ وہ ہلکی سی جیولری اور میک اپ کئے ساتھ سلطان مینشن کے ہال میں بیٹھی تھی لڑکیاں اُسے مہندی لگا رہی

تھیں۔۔۔۔۔آج مہندی تھی اور ریحانہ بیگم کے اصرار پر مہندی اکھٹی اُنھیں کے گھر میں ہو رہی تھی خاندان کی تمام عورتیں آئی ہوئیں تھیں اور مردوں کے نام پر سلطان مینشن کے لوگ تھے۔۔۔۔۔

مہندی میں ڈانس اور تمام رسمیں کی گئیں تھیں۔۔۔۔۔رات زیادہ ہونے کی وجہ سب ہی عورتیں آج سلطان مینشن میں رات رکنے والی تھیں۔۔۔۔۔

زوِش تم آج رات زاویار جے روم میں سو جاؤ وہ ابھی باہر ہے آئے گا تو آج رات بُراق کے روم میں سو جائے گا اور باقی سب گھر کے دوسرے کمروں میں سو چکی ہیں ۔۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم کے کہنے پر زوِش روم میں آگئی اور کافی تھکانے کی وجہ سے وہ میک اپ دھو کر سو چکی تھی

****

بُراق نیند نہ آنے کی وجہ سے چھت پر آیا اور سامنے دیوار کے ساتھ پیٹھ موڑے کھڑی ماہنور کو دیکھا

خُود کشی حرام ہے میڈم۔۔۔۔۔۔بُراق شرارت سے بولا اپنے پیچھے بُراق کی آواز سُن کر وہ پیچھے مڑی

اور تمھیں کس نے کہا میں یہاں خود کشی کرنے آئی ہوں۔۔۔۔

ہاں تو اتنی رات کو چھت پر کیا اپنی دوستوں سے ملنے آئی ہو۔۔۔۔۔۔

میری کون سی دوستیں۔۔۔۔۔ماہنور نے سوالیہ نظروں سے دیکھا

وہی لمبے بالوں اور الٹے پاؤں والی۔۔۔۔۔۔۔بُراق کہتے ہوئے ہنسنے لگا اور ماہنور کی غصّے سے بھرا چہرہ اور گھوریاں دیکھ کر چُپ ہو گیا

ویسے کیا کرنے آئی تھی تم چھت پر۔۔۔۔۔۔۔اب کی بار وہ ہنسی چھپائے سیریز انداز میں گویا ہوا

وہ نیند نہیں آرہی تھی اور روم میں تنگ ہو رہی تھی تو یہاں آ گئی ٹھنڈی ہوا کھانے

۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تمھیں دیکھ کر لگتا بھی یہی ہے کہ صرف ہوا ہی کھاتی ہو۔۔۔۔۔۔

تو کیا تمھاری طرح موٹی ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔وہ چِڑتے ہوئے بولی

ہوو۔۔۔میں تمھیں موٹا کہاں سے لگتا ہوں اِسے اسمارٹنس کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔بُراق نے گردن اونچی کرتے ہوئے فخر سے بتایا

اِسے اسمارٹنس نہیں سانڈ کہتے ہیں۔۔۔وہ بُراق کو دیکھتے ہوئے مزاق اڑاتے ہنسنے لگی بُراق اُسے پہلی بار اِس طرح ہنستا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔بُراق کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کو خاموش ہو گئی

میری بہن خوش تو رہے گی ناں۔۔۔۔۔۔۔تھوڑی خاموشی کے بعد ماہنور نے پوچھا

تمھیں کیا لگتا ہے۔۔۔وہ اُس کو دیکھے اُسی سے سوال پوچھنے لگا

پتا نھیں۔۔۔۔وہ آسمان دیکھتے ہوئے کہنے لگی

میری بہن پہلے سے کسی اور کو پسند کرتی ہے اور پتا نہیں زاویار بھائی اُن کے ساتھ کیسے بیہو کریں گے پتا نہیں اُسے خوش رکھ سکیں گے یا نہیں وہ پہلے ہی اپنی محبت کے ہاتھوں ڈسّی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔

تم فکر نہیں کرو زاویار اسے بہت خوش رکھے گا وہ اُن آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں دیکھ سکتا جن آنکھوں نے پہلی نظر میں اُسے قید کیا ہو۔۔۔۔۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا

پہلی نظر میں قید؟ وہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

ہاں زاویار کو بھابھی کی آنکھیں پہلی نظر میں پسند آئی تھیں۔۔۔۔بُراق نے اُسے مارکیٹ والی کہانی سنائی۔۔۔۔

ہاں اور تمھاری بہن کو اتنا پیار اور خیال رکھنے والا دیور پلس بھائی ملے گا تو وہ کیسے خوش نہیں ہونگی۔۔۔وہ اپنا کالر ٹھیک کرتے شان سے بولا

www.novelsclubb.com

زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے سائڈ ہٹو میں نے سونے جانا ہے

۔۔۔۔۔۔کہتے ہوئے ماہنور وہاں سے چلی گئی بُراق بھی تھوڑی دیر وہاں رُکنے کے بعد اپنے روم میں چلا گیا

****

زاویار کیز سے دروازہ کھولے اندر آیا اور بیڈ پر کسی وجود کو دیکھ کر وہ اُس کی طرف بڑھا اور پھر بنا پلک جھپکائے وہ اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔پیلے سوٹ میں وہ اُس کے نام کی مہندی لگائے سوئے ہوئے انتہائی معصوم لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

زاویار تکیہ اٹھائے صوفے پر سونے آگیا۔۔۔۔۔۔۔

صبح زِوش کی آنکھ کھلی واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی سامنے صوفے پر تکیہ اور چادر دیکھ کر وہ ٹھٹکی۔۔۔۔یہاں کون سویا تھا وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی کہ واش روم کا دروازہ کھلا سامنے زوایار کو دیکھ کر وہ چونکی۔۔۔۔۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔

کیا مطلب کیا کر رہا ہوں میرا روم ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔

لیکن انٹی نے کہا تھا کہ تم بُراق کے روم میں سو جاؤ گے اور میں نے تو روم کو لاک کیا تھا تم اندر کیسے آئے۔۔۔۔۔

یار مجھے نھیں پتا تھا کہ تم میرے روم میں سوئی ہو اور بُراق کے روم میں مصطفی سو چکا تھا اِس لیئے میں اپنے روم میں آگیا تھا اور دوسرا یہ کہ میرے پاس اِس روم کی کیز ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔

اگر ہمیں یہاں کسی نے دیکھ لیا تو۔۔۔وہ پریشانی میں پوچھنے لگی

تو کیا ہوا کوئی غیر تھوڑی ہوں تمھارا شوہر ہوں۔۔۔۔۔زاویار کو پریشانی کی وجہ کی وجہ سمجھ آچکی تھی لیکن زوِش کو تنگ کرنے لگا

ہاں لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی۔۔۔وہ غصّہ ضبط کیئے اُسے یاد کرواتے ہوئے بولی

تو۔۔۔۔۔۔۔

تو کچھ نہیں۔۔۔۔۔وہ پیر پٹختی دروازے کو ہلکا سا کھولے باہر جھانکنے لگی اور باہر کسی کو نا پا کر وہ جلدی سے باہر نکل گئی۔۔۔۔زاویار اپنی منکوحہ کی اِس بہادری پر ہنسنے لگا

******

موم آپ کو پتا ہے نہ میں زاویار سے کتنی محبت کرتی ہوں اور آپ نے شروع سے کہا تھا کہ وہ صرف میرا ہے تو وہ کسی اور سے کیسے شادی کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔زوِش گزر رہی تھی کہ اُسے ایک کمرے سے سویرا اور سفینہ بیگم کی آوازیں آئیں اُس نے ارد گرد دیکھا فلور خالی تھا نا جانے کیا سوچ وہ وہیں کھڑی اُن کی باتیں سننے لگی

۔۔۔۔

بیٹا جس لڑکی کو ریحانہ اپنی بہو بنا کر لائی ہے نہ مجھے لگتا ہے اُس کی زبردستی کی شادی ہی ہے دیکھا نھیں تھا کل مہندی پر کیسے خاموش منہ لٹکا کر بیٹھی تھی اور ایسا ہے تو

خود ہی کچھ دنوں میں طلاق لے لے گی اور مجھے تو لگتا ہے اپنے شوہر کی عزّت بھی نہیں کرے گی اور ریحانہ بھی یہ بات جانتی ہے کہ تم سے زیادہ زاویار کی پسند ناپسند کا خیال کوئی نہیں رکھ سکتا کچھ دن رُکو زاویار اور اُس کے اِس گھر کی اکلوتی مالکن میری بیٹی ہو گی۔۔۔۔۔۔ زوِش سے اب اور وہاں رکا نہ گیا اور وہ وہاں سے نیچے کی طرف چل دی

******

وہ جب سے گھر آئی تھی اُس کے ذہن میں سویرا اور سفینہ بیگم کی باتیں چل رہی تھیں۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔ زوِش کو گہری سوچ میں بیٹھا دیکھ حورلے پوچھا اور وہیں اُسی کے ساتھ بالکونی کے جھولے میں بیٹھ گئی۔۔۔

سوچ رہی تھی کہ زندگی ہمیں کیسے کیسے موڑ پر لے آتی ہے کہ جس کے بارے میں ہم نے تصوّر بھی نہیں کیا ہوتا۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زوی زندگی آپ کو ہر رنگ دکھاتی ہے خوشیاں، غم، سکون، بے چینی، محبت ، نفرت اور اِن سب چیزوں کے ذریعے ہمیں آزماتی ہے اگر ہماری زندگی میں غم نہ ہو تو ہم کبھی خوشیوں کی قیمت نھیں سمجھ پاتے اگر نفرت اور دھوکہ نہ ہوتا تو ہم کبھی محبت کی قدر نہ کر سکتے اگر دُکھ نہ ہوتا تو ہم انسان کبھی اللہ کو یاد ہی نہ کرتے

انسان اتنا خود غرض ہوتا ہے کہ جب عروج پر ہوتا ہے تو خُدا تک کو بھول جاتا ہے اور ٹھوکر لگنے کے بعد سب سے پہلے اللہ کو یاد کرتا ہے اور وہ اتنا غفور رحیم ہے کہ ہماری ساری علطیاں معاف بھی کر دیتا ہے------

www.novelsclubb.com

تم بتاو کیا کرو گی ایک ایسے شخص کے لیئے روگی جس نے بُرے وقت میں پیٹھ دکھا دی اور تمھارے کردار پر شک کیا یا پھر ایسے مرد کے ساتھ رہنا پسند کرو گی جس نے بُرے وقت میں تمھارا ہاتھ تھاما اور تمھارے کردار کو شک کے کٹھرے سے نکالا

-----حور اُسے دیکھتے پوچھنے لگی

حور مجھے نہیں پتا میں زاویار کے ساتھ خوش رہ سکوں گی یا نہیں دوبارہ کسی پر بھروسہ کر سکوں گی یا نہیں لیکن میرا دِل مطمئن ہے کہ اسے میرے خُدا نے میرے لیئے چُنا ہے تو وہ بہتر ہوگا اور میں بس اسی یقین کے ساتھ اپنی آگے کی زندگی کی شروعات کر چکی ہوں میں نے اُسے اپنی زندگی میں قبول تو کر لیا ہے لیکن پتا نہیں میرا دِل اُسے قبول کر سکتا ہے یا نہیں۔۔۔۔

اللہ نے اُسے تمھارے ساتھ ایک پاک رشتے میں بندھا ہے اور بے شک ! دلوں میں محبت ڈالنے والا اللہ ہے۔۔۔۔زوِش بنا کچھ بولے چاند کو دیکھے حور کی باتیں سُن رہی تھی

www.novelsclubb.com

****

بارات کا دن تھا وہ سفید شیر وانی پہنے نیلی آنکھوں میں انتظار لیئے اسٹیج پر بیٹھا تھا

وہ مہرون شادی کے لہنگا پہنے سر پر ہم رنگ حجاب کئے نفاست سی کیئے میک اپ پر میچنگ کی جیولری پہنے میرج لان کے دروازے سے اندر داخل ہوئی تھی بھاری کام

والا ڈوبٹا ایک کندھے سے گر کر دوسرے بازو کے ہاتھ سے لپٹا ہوا تھا۔۔۔۔زاویار کی نظریں اپنی شریک حیات پر گئی اور وہ وہیں ساکت کھڑا اُسے دیکھنے لگا وہ آسمان سے اتری پَری کی طرح اُس کی طرف چلتے ہوئے آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

زاویار نے آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ تھاما اور اسٹیج کی طرف چل دیئے۔۔۔۔۔۔

زِوش کو بٹھانے کے بعد زاویار وہیں اُسی کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

تمھیں پانی چاہیئے۔۔۔۔زاویار نے زِوش کو دیکھے سوال کیا

نھیں۔۔۔۔۔۔۔

تم کمفرٹیبل تو ہو نا۔۔۔۔۔۔۔۔ایک اور سوال کیا

ہاں۔۔۔۔۔زِوش نے بنا زاویار کو دیکھے جواب دیا۔۔۔۔وہ ہر طرح سے اُس کے آرام کا خیال رکھ رہا تھا

****

www.novelsclubb.com

ویسے چڑیل آج پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔

لیکن تم آج بھی پیارے نھیں لگ رہے اور یہ چڑیل کس کو کہا۔۔۔۔ماہنور نے غصّے سے پوچھا

تم سے بات کر رہا ہوں تو تمھیں ہی کہا ہو گا ظاہر سی بات ہے۔۔۔۔بُراق اُس کے غصّے کو اگنور کیئیے بولنے لگا

تم نہ اپنے کام سے کام رکھا کرو سمجھے۔۔۔۔ماہنور غصّے سے کہتے ہوئے جانے لگی اور ہاں میں چڑیل نھیں تم جِن ہو۔۔۔۔۔

جِن۔۔۔۔۔۔بُراق اسی کے کہے الفاظ دھراتے مسکرانے لگا

*****

دیکھیں زاویار بھائی ہمیں پورے پیسے ملنے چاہئیے ورنہ جوتے کے بنا گھر جاییئے گا۔۔۔۔۔ماہنور زاویار کو جوتا دکھاتے ہوئے وارن کرنے لگی

تو اِس میں کون سی بڑی بات ہے زاویار میرے جوتے پہن لے گا وہ والے تم لوگ رکھ لو۔۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے اُس کے ارادے پر پانی پھیرا

یہ چیٹنگ ہے ایسا تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ حور نے انھیں رسم کے اصول یاد دلانے چاہے۔۔۔۔۔ مصطفیٰ نے ایک بار پھر اُسے دیکھا اور نظریں چُرا لیں وہ بار بار اپنی نظریں حور کے چہرے سے ہٹانا چاہ رہا تھا لیکن نظروں نے اُس کا ساتھ نہ دیا

تو پھر بتائیں کتنے پیسے چاہیئے میری سالیوں کو۔۔۔۔۔۔

تین لاکھ۔۔۔۔۔۔ماہنور نے خوشی اور جوش سے بولا

تین لاکھ۔۔۔۔۔۔پتا بھی ہے تین لاکھ میں کتنے زیرو آتے ہیں چلو شاباش یہ سو(100) روپے لو اور جگہ خالی کرو۔۔۔۔۔۔ بُراق نے سو روپے کا نوٹ دیتے ہوئے کہا

سو روپے کا کیا کریں گے ہم اِس میں کیا آئے گا۔۔۔۔۔

اس میں (10) کو کو مو آجائیں گی۔۔۔۔۔بُراق نے اُس کی انفورمیشن میں اضافہ کرتے ہوئے بتایا

وہ تم لے کے کھالینا میری طرف سے۔۔۔۔۔۔ماہنور نے غصّے سے گھورتے ہوئے کہا

لاؤ دو سو روپے میں کھالوں گا۔۔۔۔۔بُراق نے بھرپور مقابلہ کیا

اچھا چلو ہزار روپے لے لو آدھے آدھے کرلینا۔۔۔۔۔مصطفٰی نے لالچ دینی چاہی

آپ دے رہے ہیں یا نھیں ہمیں تین لاکھ۔۔۔۔۔۔حور نے آخری بار مصنوعی غصّہ دکھاتے ہوئے پوچھا

اچھا دے دیتے ہیں، بُراق دے یار۔۔۔۔۔۔مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے مصطفٰی نے زاویار کو کہا

www.novelsclubb.com

اچھا لے لو، یہ ہماری بھابھی کے سَر کا صدقہ سمجھ لو کیا یاد رکھو گی کی بُراق سلطان اور مصطفیٰ زیدی نے پیسے دیئے تھے۔۔۔۔بُراق نے لفافہ دیتے ہوئے احسان کیا

****

وہ زاویار کی روم میں بھاری لہنگا پہنے بیٹھی تھی اُس نے نظر کمرے کی طرف دوڑائی جہاں ہر چیز اپنی اپنی جگہ پر سیٹ تھی نظر روم کی دیوار پر بنے شیلف پر گئی جہاں زاویار کی بہت سی ٹرافیاں (trophies) لائن سے سجی ہوئی تھیں جو کہ اُس کے ہر امتحان میں فتح کی نشانیاں تھیں بیڈ کے اوپر دیوار پر زاویار کی بڑی سی تصویر فریم میں لگی ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

زاویار روم میں داخل ہوا اس کو اندر آتا دیکھ زوِش کی آنکھوں سے آنسو نکلے کیونکہ اُس نے اِس دن کا تصوّر ہمیشہ سے صائم کے ساتھ کیا تھا۔۔۔

زاویار اُس کے سامنے آ کر بیٹھا۔۔۔۔آج جتنا رونا ہے رو لو آج کے بعد میں اِن آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا۔۔۔

زوِش نے نظریں اُٹھا کر اُسے دیکھا جو اِسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ہماری شادی جن حالات میں ہوئی ہے تم بہتر جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ تم سے پہلے میری زندگی میں کوئی اور شخص تھا میں بچپن سے صائم سے بہت اٹیچ تھی اور اُسے پسند کرتی تھی اور پھر زندگی کے اِس موڑ پر جہاں ایک اَن چاہے شخص کو زندگی میں شامل کر دیا جائے تو آپ نارمل طریقے سے زندگی نھیں گزار سکتے اور جیسے میرے ساتھ ہوا ہے ویسے ہی تمھارے ساتھ بھی ہوا ہے میں بھی تمھاری زندگی میں زبردستی داخل کر دی گئی ہوں۔۔۔۔وہ بنا کسی تاثر کے بولے جا رہی تھی اور زاویار خاموشی سے اُسے سُن رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اللہ نے مجھے تمھارے ساتھ اِس پاک رشتے میں جوڑا ہے اِس لیئے میں اس رشتے کو نبھاؤں گی ہم دونوں اِس روم کے باہر سب کے سامنے ایک نارمل کپل کی طرح رہیں گے میں تمھاری اور اپنے رشتے کی عزّت کروں گی تمھیں کبھی کسی کے سامنے اپنی طرف سے شرمندہ نھیں ہونے دوں گی تمھیں شکایت کا۔موقع نھیں

ملے گا۔۔۔مجھے تم سے کسی چیز کی امید نھیں ہے ایک بار اعتبار کی ٹھوکر کھا چکی ہوں اب میرے دل میں کوئی خواہش یا جزبہ نھیں ہے سوائے احترام کے جو میں تمھیں سب کے سامنے دوں گی۔۔۔زوِش دو ٹوک انداز میں اپنی بات مکمل کر چکی تھی جبکہ زاویار کو یہ سمجھ آ چکی تھی کہ وہ اُس کی زندگی میں ہے لیکن دل میں کے نھیں وہ اُسے پا کر بھی ادھورا تھا لیکن وہ اس بات سے مطمئن تھا کہ زوِش اُس سے الگ ہونے کا مطالبہ نھیں کرے گی اور محبت کا کیا ہے جس خُدا نے نصیب جوڑا ہے وہ دِل بھی جوڑ دے گا

ٹھیک ہے میں تمھاری ہر بات اور خواہش کا احترام کروں گا ابھی تم چینج کر کے سو جاؤ۔۔۔۔۔۔وہ زوِش کو کہتے ہوئے بیڈ سے اُٹھ کر اپنے کپڑے لیئے واش روم میں چلا گیا۔۔۔جبکہ زوِش اپنے کپڑے لیئے ڈریسنگ روم میں چلی گئی

****

زاویار کی آنکھ کھلی تو زوِش وہاں نہیں تھی ڈریسنگ روم کی لائٹ آن تھی مطلب وہ اندر تھی زاویار بھی اٹھا اور الماری سے کپڑے لئیے واش روم میں چلا گیا۔۔۔۔

زاویار بلیک پینٹ کے اوپر سی گرین شرٹ پہنے باہر آیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر بال سنوارنے لگا نظر ڈریسنگ روم کے دروازے سے باہر نکلتی زوِش پر گئی جس نے ریڈ کلر کے سوٹ کے ساتھ ریڈ دوپٹّا جس کے بارڈر پر گولڈن کلر کا کام ہوا تھا پہنے باہر آئی کانوں میں گولڈن جھمکے پہننے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

ریڈی ہو تو چلیں نیچے۔۔۔۔۔زوِش نے اُسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

کیوں آپ میرا ویٹ کر رہی تھیں کیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں عموماً شادی کے بعد ایسا ہی ہوتا ہے دونوں ساتھ ہی ناشتہ کرنے نکلتے ہیں اور میں لوگوں کو باتوں کا موقع نہیں دینا چاہتی۔۔۔۔وہ سویرا اور سفینہ بیگم کی باتیں یاد کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔زاویار سمجھ چکا تھا کہ وہ چاہے جتنی دکھی اور ناخوش ہو اِس شادی سے لیکن وہ سب کے سامنے اِس دکھ کو واضح نہیں ہونے دے گی۔۔۔

چلیں پھر۔۔۔۔۔زاویار نے مسکراہٹ سے جواب دیا اور روم کا دروازہ کھولا

****

دونوں کو سیڑھیوں سے نیچے اُترتا دیکھ ریحانہ بیگم کی نظر زوِش پر گئی اُس کو بالکل تیار دیکھ کر انھیں سکون سا محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔۔۔۔زوِش کے سلام کرنے پر سب نے جواب دیا سوائے سفینہ بیگم کے اور اِس بات کو ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے سب افراد محسوس کر چکے تھے

۔۔۔۔۔۔

زوِش بنا کچھ بولے پلیٹ میں ناشتہ رکھے چائے کپ میں ڈالنے لگی۔۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے یہ سب دیکھتے ہوئے سفینہ بیگم کی طرف دیکھا جو زوِش کو دیکھتے ہوئے استہزایہ ہنسی اور اِس ہنسی کا مطلب ریحانہ بیگم سمجھ چکی تھی کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ پھوپھو پرانے خیالات والی ہیں اُن کے مطابق لڑکی کو پہلے ناشتہ شوہر کو دینا

چاہیئے اور پھر خود کھانا چاہیئے۔۔۔۔۔۔سفینہ بیگم کی ہنسی تب غائب ہوئی جب زِوش نے چائے کا کپ اور ناشتہ پہلے زاویار کے سامنے رکھا

یہ لیں۔۔۔اور کچھ چاہیئے۔۔۔۔۔۔زِوش نے نارمل لہجے میں زاویار کے سامنے ناشہ رکھتے ہوئے پوچھا

نھیں۔۔۔تم کرو ناشتہ۔۔۔۔یہ سب دیکھنے کے بعد ریحانہ بیگم کو دلّی خوشی اور سکون ہوا

******

سلور پاؤں تک چھوتی فراق کے ساتھ ہم رنگ حجاب کے ساتھ ڈوپٹّا سلیقے سے سیٹ کیا ہوا تھا جیولری اور میک اپ کیئے زاویار کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے میرج لان کے دروازے سے اندر داخل ہوئی جہاں سب لوگ اُس حسین جوڑے کی تعریف کر رہے تھے وہیں کچھ لڑکیاں زِوش کے نصیب پر رشک کر رہیں تھیں اور نظریں

اُس نیلے رنگ کی آنکھوں والے شہزادے پر تھیں جس کی آنکھوں میں الگ ہی چمک تھی۔۔۔۔۔۔۔

زاویار زوِش کا ہاتھ پکڑے اسٹیج پر لے گیا اور اُسے صوفے پر بٹھانے کے بعد جُھک کر اُس کا فراق صحیح کرنے لگا

یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔زوِش نے ار گرد دیکھنے کے بعد گڑبڑا کر پوچھا

اپنی بیوی کا فراق سیٹ کر رہا ہوں۔۔۔۔۔زاویار نے سیدھے ہوتے ہوئے زوِش کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا

****

آپ کو کچھ چاہیئے۔۔۔۔حور نے اپنے پیچھے کھڑے مصطفیٰ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں چاہیئے۔۔۔۔۔۔مصطفیٰ نے بھرپور نگاح اُس کے چہرے پر دوڑا کر آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا

کیا چاہیئے ؟.-------

وہ---ایک پانی کا گلاس-------کچھ سمجھ نہ آنے ہر سامنے پڑے گلاس کو دیکھ کر وہ بولا

پانی کا گلاس-----

جی--------

یہ لیں---حور پانی کا گلاس اُس کو دیتے ہوئے وہاں سے گزر گئی جب کے وہ حسرت بھری نگاہوں سے اُس کو جاتا دیکھ رہا تھا

****

یہ کیا کر دیا تم نے چیونٹی میرے سارے کپڑے گندے کر دیئے-----

میں نے جان بُوجھ کر نہیں کیا غلطی سے ٹکرا گئی اور (فوریور کائنڈ انفورمیشن) for your kind information میں یہ بتاتی چلوں کے یہ تیزاب

نھیں پانی گرا ہے جو کے تھوڑی دیر میں سوکھ جائے گا تو اتنے ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔۔۔۔۔۔

ہاں تو جب تک سُوکھ نہیں جاتا تب تک تو گندا ہی لگے گا نہ اور لوگ کیا کہیں گے بُراق سلطان گیلے کپڑے پہن کر آیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لوگوں کے پاس اتنا فضول وقت نہیں کے وہ تمھیں دیکھیں۔۔۔۔ماہنور نے کندھے اچکائے جواب دیا

تمھیں کیا پتا کتنی لڑکیاں دیکھتی ہیں۔۔۔۔بُراق نے جلدی میں لاپرواہی سے جواب دیا

اندھی ہیں وہ سب جو تمھیں دیکھتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اندھی وہ نھیں تم ہو جو دیکھتی نھیں ہو۔۔۔۔۔۔بُراق نے نظر اُس کے چہرے پر ٹکائے جواب دیا۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمھیں میں نے کتنی بار کہا ہے اپنے کام سے کام رکھا کرو۔۔۔۔ماہنور کو جیسے غصّہ آگیا۔۔۔۔وہ کہتے ہوئے وہاں سے گزر گئی اور بُراق ہر بار کی طرح اُس کی پشت کو دیکھتے مسکرا رہا تھا

****

اُٹھ گئی میری بیٹی۔۔۔۔ریحانہ بیگم نے محبت سے زوِش کو دیکھتے ہوئے پوچھا

جی انٹی وہ تھک گئی تھی رات میں اِس لئیے لیٹ آنکھ کھلی۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں تم آرام سے اُٹھا کرو اور مجھے انٹی نہیں امی کہہ کے بلایا کرو مجھے اچھا لگے گا۔۔۔۔۔

اوکے انٹی۔۔۔۔سوری امی۔۔۔۔۔۔

ارے بھئی ساس بہو کی کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں انکل وہ میں اور امی ایسے ہی باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔

ارے یہ تو غلط بات ہے بھئی ہمیں انکل اور انھیں امی کہا جا رہا ہے۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے مصنوعی ناراضگی سے شکوہ کیا

تو آپ کو میں کیا کہوں۔۔۔۔۔زوِش نے معصومیت سے ہو چھا۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب آپ کیا کہیں، آپ بھی میری بیٹی ہیں تو وہیں کہیں جو اِس گھر کے باقی بچے کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب نے اُس کی پریشانی حل کی۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔۔زوِش نے آنکھوں کی نمی چھُپائی اور مسکرادی وہ اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔ کبھی کبھی غیروں سے بھی کتنی محبت مل جاتی ہے اور کبھی

کبھی ہمارے اپنے بھی ہمارے کردار کو داغ دار بنانے کے لئیے موقع ڈھونڈتے ہیں

****

ہیلو چیونٹی------

میرا نام چیونٹی نہیں ماہنور سلطان ہے سمجھے-------

لگتی تو چیونٹی کی طرح ہو------بُراق نے اپنی ہنسی کنڑول کرنا چاہی----

تمھیں کوئی کام نہیں ہے کیا جب دیکھو گھوم رہے ہوتے ہو-------ماہنور نے تنگ ہوتے ہوئے پوچھا

کام تو بہت ہیں لیکن ابھی فری پیریڈ ہے تو سوچا تم سے ہی بات کر لی جائے کہیں مجھے یاد نہ کر رہی ہو------

تمھاری خوش فہمیاں ہیں یہ کہ میں تمھیں یاد کر رہی ہوں گی------

کتنی حسین خوش فہمیاں ہیں نہ۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے مجھے بلاوجہ تنگ کرنا اپنا مقصد بنا رکھا ہے نہ۔۔۔ وہ غصّے سے تیور چڑھائے بولی

کتنا دلکش مقصد ہے نہ۔۔۔۔۔ بُراق اُس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے تبسّم سے بولا

ہیلو بُراق کیا تم فری ہو۔۔۔۔۔ براق کے سائڈ سے آتی لڑکی کی آواز پر ماہنور نے اِس لڑکی کو دیکھا جس نے چُست پینٹ کے اوپر ٹاپ پہنا ہوا تھا بالوں کو اسٹریٹ کیئے کندھوں پر کُھلے چھوڑتے ہوئے وہ لڑکی سراپے حسن بنی ہوئی تھی۔۔۔

نھیں میں ضروری کام کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ بُراق کا لہجہ یک دم سنجیدہ ہو گیا

۔۔۔۔۔

لیکن تم تو یہاں بیٹھے باتوں میں لگے ہو۔۔۔۔۔۔۔لڑکی نے ماہنور کا حوالہ دیتے ہوئے کہا

میری یہ باتیں اِس وقت میرے لیئے کسی بھی کام سے ضروری ہیں اور آپ ڈسٹرب نہ کرنا۔۔۔۔۔۔۔بُراق رعب دار لہجے میں کہتا ہوا ماہنور کی طرف متوجہ ہوا

۔۔۔۔۔

تمھیں پڑھائی میں کوئی ہیلپ چاہیئے کیا چیونٹی۔۔۔۔۔۔وہ مسکراتی آنکھوں کے ساتھ پوچھنے لگا اور لہجہ بھی پہلے سے کافی نارمل تھا۔۔۔۔۔۔

بول تو ایسے رہے ہو جیسے تمھیں میرے سبجیکٹ آتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب آتے ہیں میں یہ پڑھ کر ہی آگے آیا ہوں۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔۔ماہنور کو اُس کی کہی بات سمجھ نہ آئی

تمھارا سینئر ہوں میں چیونٹی۔۔۔۔۔۔

سینئر۔۔۔۔۔۔ماہنور کو یہ بات واقعی حیران کن لگی تھی۔۔

حیران ہونا بنتا ہے تمھارا اتنا ہینڈسم سینئر ملا ہے تمھیں۔۔۔۔۔وہ شوخ لہجے میں بولا تھا

اچھا سینئر ابھی غائب ہو میری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔وہ اُسکی بات کا جواب دیے بنا اپنا بیگ اُٹھائے کلاس کی طرف چل دی

****

یار زِوش تمھاری فون کب سے بج رہا ہے۔۔۔۔۔۔روم میں آتے ہی زاویار نے کہا

فون پر فاطمہ کا نام دیکھ کر اُس نے کال اٹھائی

کیسی ہو یار۔۔۔۔۔۔فون سے فاطمہ کی آواز آئی تھی

میں ٹھیک تم کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔۔۔فاطمہ نے خوشی سے بتایا

www.novelsclubb.com

اچھا یونیورسٹی کیسی جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔پوچھتے ہے زوشِ کی آواز مدھم ہوئی جسے زاویار محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔

وہ تو بہت اچھی جا رہی ہے اور نیا سیمسٹر شروع ہوا ہے تمھارے بنا اکیلا محسوس کرتی ہو میں۔۔۔۔۔۔

اچھا اور بتاؤ گھر میں کیسے ہے سب۔۔۔۔۔۔۔اور اس طرح وہ دونوں کافی دیر بتائیں کرتی رہیں۔۔۔۔۔

****

برُاق تم آفس کب سے جوائن کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے مہتاب صاحب نے پوچھا۔۔۔۔۔

بس بابا کچھ مہینوں میں۔۔۔۔۔۔۔

عائشے بیٹا پڑھائی کیسی جا رہی آپکی۔۔۔اب کی بار وہ اپنی بیٹی سے مخاطب ہوئے

۔۔۔۔۔۔

صحیح جا رہی ہے بابا۔۔۔۔۔۔

میری بیٹی نے ایک بڑی وکیل (lawyer) بننا ہے آگے جا کے اس لیئے محنت سے پڑھائی کریں۔۔۔۔۔۔۔یہ باتیں سنتے ہوئے زِوش کا دل چاہا وہ رو لے کیوں کے اُس کا بھی تو خواب تھا ایک کامیاب radiologist بننے کا۔۔۔۔۔۔

اور ہماری دوسری بیٹی کیا پڑھ رہی ہیں۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب اب کی بار زِوش سے مخاطب ہوئے۔۔۔۔

م۔۔۔میں۔۔۔زِوش نے حیرانگی سے اپنے طرف اشارہ کرتے ہوئے نظریں اُٹھا کر مہتاب صاحب اور پھر زاویار کو دیکھا جو کے اُسے ہی دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

جی بیٹا جی آپ۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب کو اُسکی حیرانگی کی وجہ سمجھ نہیں آئی

۔۔۔۔۔

میں ریڈیولوجی کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔زوِش نے تھکے انداز میں بتایا جیسے بتانے کا کیا فائدہ اسکو کون سا پڑھنے کی اجازت مل جانی ہے

تو آپ یونیورسٹی کیوں نہیں جا رہیں۔۔۔۔۔۔۔مہتاب صاحب کے سوال پر زوِش کو واقعی حیرانگی ہوئی

کیا میں یونیورسٹی جا سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔۔۔

ہاں تو اس میں پوچھنے والی کونسی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شکریہ ڈیڈ۔۔۔۔۔۔اجازت ملنے کی دیر تھی کی زوِش کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ نے جگہ لیلی جسے ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے سب افراد نے محسوس کیا

۔۔۔۔۔۔

زاویار نے پہلی بار اُسے خوش دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مہتاب صاحب نے اپنے بیٹے کو دیکھا جو انھیں مسکراتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

جاری۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com